السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اس بری عادت میں مبتلا ہوں،جسے شیطان نے بہت سے نوجوانوں کےلیے مزین کر رکھا ہے حالانکہ میں جانتا ہوں کہ یہ عادت میرے جسم و عقل کےلیے بہت نقصان دہ ہے۔سوال یہ ہے کہ اس سلسلہ میں ہمارے دین کی کیاہدایت ہے تاکہ اس کو روشنی میں میں اس سے باز آجاؤں یادرہے میں نماز پڑھتاہوں اورقرآن مجید کی تلاوت بھی کرتا ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بری عادت سے مراد شاید وہ ہے،جو لوگوں میں مخفی عادت کے نام سے معروف ہے یعنی آلہ تناسل کے ساتھ کھیل کرمادہ منویہ کو خارج کردینا یاایسے طریقے استعمال کرنا جو شہوت کے ہیجان اورمنی کے انزال کا سبب بنیں تو یہ عادت حرام ہے کیونکہ ارشادباری تعالی ہے:

وَالَّذينَ هُم لِفُروجِهِم حـٰفِظونَ ﴿٥﴾ إِلّا عَلىٰ أَزو‌ٰجِهِم أَو ما مَلَكَت أَيمـٰنُهُم فَإِنَّهُم غَيرُ مَلومينَ ﴿٦﴾ فَمَنِ ابتَغىٰ وَراءَ ذ‌ٰلِكَ فَأُولـٰئِكَ هُمُ العادونَ ﴿٧﴾... سورة المؤمنون

’’اوروہ جواپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگراپنی بیویوں سے یا(کنیزوں سے)جوان کا ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے)انہیں ملامت نہیں اورجوان کے سوااوروں کے طالب ہوں تووہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی)حد سے نکل جانے والے ہیں۔‘‘

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

يامَعشَرَ الشَّبابِ مَنِ استَطاعَ مِنكُمُ الباءَةَ فَليَتَزَوَّج فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلبَصَرِ، وَأَحصَنُ لِلفَرجِ، وَمَن لَم يَستَطِع فَعَلَيهِ بِالصَّومِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجاءٌ» (صحيح البخاري، النكاح، باب من لم يستطع الباءة فليصم، ح:5066 وصحيح مسلم، النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه اليه۔۔۔الخ، ح:1400 واللفظ له)

’’اے گروہ جواناں! تم میں سے جس کواستطاعت ہو تووہ شادی کرلے کیونکہ یہ نظر کوخوب جھکانے والی اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے اورجسے استطاعت نہ ہوتووہ روزہ رکھے روزہ اس کی جنسی خواہش کو ختم کردے گا۔‘‘

اگر یہ عادت جائز ہوتی تو نبی اکرم ﷺ اسے اختیار کرنے کی راہنمائی فرماتے کیونکہ یہ آسان ہے اورپھر اس میں کچھ لذت بھی ہے لیکن یہ چونکہ حرام تھی اس لیے آپ نے اسکا ذکر نہیں فرمایا۔اس کر حرمت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ یہ انسانی صحت وفکر کو نقصان پہنچا کر انسان کوناکارہ بنادیتی ہے،نیز یہ اس جنسی مادہ کو بھی نقصان پہنچاتی ہے،جس کی انسان کوشادی کے بعد ضرورت ہوتی ہے۔نوجوان بھائیوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ وہ خود بھی صبر کریں اوردوسروں کو بھی صبر کرنے کی تلقین کریں اوراللہ تعالی سے اس کے فضل کوطلب کرتے رہیں جیساکہ اللہ تعالی نے اس کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

وَليَستَعفِفِ الَّذينَ لا يَجِدونَ نِكاحًا حَتّىٰ يُغنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضلِهِ... ﴿٣٣﴾... سورة النور

’’اورجن کو بیاہ کا مقدور نہ ہووہ پاکدامنی کواختیارکیے رہیں یہاں تک کہ اللہ ان کواپنے فضل سے غنی کردے۔‘‘

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص485

محدث فتویٰ